بسم اللہ الرحمن الرحیم

كلمة المدير

رمضان المبارک اور تزکیہ نفس

یـا ایهـا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون. (البقرة)

ماہ صیام اپنی رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کے ساتھ سایہ فگن ہے۔ یہ مہینہ بے شمار خصوصیات کا حامل ہے جس میں قرآن نازل ہوا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینا من الهدی** ......الآیۃ۔ وہ ماہ مبارک جس میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے فرمایا: **لیلة القدر خیر من الف شهر**......الآیۃ۔ یہ وہ مہینہ ہے جو گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: **من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه** ......الحدیث۔ غرض یہ کہ ماہ مبارک دیگر مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے رمضان المبارک کے روزے ارکان اسلام میں سے ہیں۔ یہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد، عورت پر فرض ہیں، فرمایا: **فمن شهد منکم الشهر فلیصمه** ......الآیۃ۔ روزے عبادت کا نقطہ عروج ہیں۔ یہ جسمانی اور روحانی، مالی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ محض عبادت نہیں بلکہ تزکیہ نفس اور طہارت کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ انسانی فکر اور سوچ میں انقلاب پیدا کرتا ہے۔ قدم قدم پر اپنی حقیقت اور موجودگی کا احساس دلاتا ہے۔ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے اس کے صحیح اور غیر صحیح ہونے کا سوال اٹھاتا ہے۔ انسان میں تقویٰ پرہیزگاری کی خوبیاں پیدا کرتا ہے۔ اور اس پر چھوٹی چھوٹی پابندیاں لگاتا ہے۔ جھوٹ فریب، غیبت، گالی گلوچ، یاوہ گوئی، بیہودہ گفتگو، فضول لطیفوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے لیکن اگر کوئی روزے کی حالت میں ان محرمات سے نہ بچے تو پھر اس کا روزہ محض بھوک پیاس برداشت کرنے کی ایک مشق ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه**......الحدیث روزہ انسان کا ایسا تزکیہ کرتا ہے کہ اس سے نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ روزے کی حالت میں انسان اپنی خواہشات کو قربان کرتا ہے اور رضائے الٰہی کیلئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ ایک مہینہ ایسی مشق ہوتی ہے کہ انسان صبح سے شام تک ایک خاص کیفیت میں رہتا ہے۔ نماز باجماعت کی پابندی، تلاوت، ذکر واذکار، صدقہ وخیرات نیکی اور بھلائی کی باتیں، عرض کہ ان اعمال کو بار بار کرتا ہے۔ وہ لوگ جو اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف اسے شرف قبولیت سے نوازتے ہیں بلکہ آئندہ کیلئے بھی اسے توفیق خاص سے نوازتے ہیں۔ اس لئے رمضان المبارک کے روزوں سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کے امیدوار ہیں وہاں اس ماہ مبارک کو اپنے نفس کے تزکیہ کا ذریعہ بھی بنائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اپنی عادات اور خصلتوں کو بدلنے کی پوری کوشش کریں۔ تاکہ رمضان المبارک کے اصل مقصد کو پاسکیں یہ مہینہ نیکیوں کا موسم بہار ہے اگر اس میں محروم رہے تو ہم سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا۔ لہٰذا ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے اور کوشش بھی کہ اللہ کریم ہماری نیک مرادیں پوری فرمائے۔ آمین

دینی مدارس اور مغربی معاشرہ

ابتداء اسلام سے ہی دینی مدرسہ وجود میں آگیا تھا۔ مکہ مکرمہ میں ''دار ارقم'' کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ صحابہ کرام کی جماعت نبی اکرم ﷺ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتی رہی۔ اور یہ سلسلہ ہجرت تک جاری رہا۔ ہجرت کے بعد مسجد نبوی الشریف کا ایک کونہ اصحاب صفہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ جہاں زیر تعلیم صحابہ کرام براہ راست رسول اکرم ﷺ سے کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ جوں جوں فتوحات ہوئیں اور اسلامی حدود وسیع ہوتی گئیں مدارس میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ عہد بنوامیہ میں دمشق علمی مرکز بنا، جبکہ بنوعباس کے دور میں بغداد کو مرکزیت حاصل ہوئی۔ اندلس میں بنوامیہ کی سلطنت قائم ہوئی تو قرطبہ اہل علم کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ اس کے ساتھ ہر مسجد کے ساتھ مدرسہ یا مکتب لازمی قرار دیا گیا۔ انہی مدارس سے طلبہ پڑھ کر بڑی جامعات میں پہنچتے اور اعلیٰ تعلیم مکمل کرتے۔ یہی لوگ حکومت سازی اور جہاں بانی میں مرکزی کردار ادا کرتے تھے۔ انکا نصاب